مستقبل اسلام کا ہے!

محدّث العصر ناصر الدین البانی کی تالیف
'سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ' کا پہلا باب

ترجمہ: عطاء الرحمٰن ثاقب/خالد محمود خضر

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ○

"وہی ہے (اللہ) جس نے اپنے رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو الہدیٰ (قرآن حکیم) اور دین حق (اسلام) دے کر مبعوث فرمایا' تاکہ وہ اسے تمام ادیان پر غالب کردے' خواہ مشرکوں کو (یہ بات کیسی ہی) ناگوار گزرے"

یہ آیتِ کریمہ ہمیں بشارت دیتی ہے کہ مستقبل اسلام کا ہے' وہ تمام ادیان پر غالب آکر رہے گا' اور مستقبل کی حکمرانی اور تسلط اسلام کا مقدر ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ غلبۂ اسلام کی یہ پیشین گوئی عہدِ نبویؐ' عہدِ خلافتِ راشدہ اور صالح بادشاہوں کے دَور میں پوری ہوچکی ہے' حالانکہ ایسا نہیں ہے' البتہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس بشارت اور سچے وعدے کا ایک جزء پورا ہوچکا ہے' جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس حدیث میں اشارہ فرمایا:

لَا یَذْهَبُ اللَّیْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰی تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰی. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: یَا رَسُوْلَ اللهِ اِنْ کُنْتُ لَاَظُنُّ حِیْنَ اَنْزَلَ اللهُ "هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ"

اَنَّ ذٰلِكَ تَامًّا ، قَالَ : اِنَّہٗ سَيَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ مَاشَاءَ اللّٰہُ ۔الحدیث

"دن رات اس وقت تک ختم نہیں ہوں گے (یعنی قیامت نہیں آئے گی) جب تک (دوبارہ) لات اور عزّٰی کی عبادت نہ کی جائے گی۔ ت عائشہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں تو یہ گمان کرتی تھی کہ جب اللہ ۔ آیت کریمہ "هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدٰى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ" نازل فرمائی تو (اس میں غلبۂ اسلام کی جو پیشین گوئی کی گئی ہے) وہ پوری ہو چکی! آپؐ نے فرمایا: اس پیشین گوئی کا کچھ حصہ مستقبل میں پورا ہو گا' جتنا حصہ اللہ چاہے گا!" الحدیث

اس حدیث کو امام مسلمؒ اور دیگر ائمہ نے روایت کیا ہے' اور میں نے (امام البانی نے) اس کی تخریج اپنی کتاب "تحذیر الساجد من اتخاذ القبور مساجد" (ص ۱۲۲) میں کی ہے۔

اس کے علاوہ بھی کچھ احادیث آئی ہیں جو اسلام کے عالمی غلبے اور اس کی وسیع نشرو اشاعت کی صراحت کرتی ہیں' جن کے ملاحظہ سے اس امر میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی کہ 'اللہ کے حکم اور اس کی توفیق سے' مستقبل اسلام کا ہے! ذیل میں ہم ان میں سے بعض احادیث ذکر کر رہے ہیں' تاکہ یہ اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے لئے جدوجہد کرنے والوں کے لئے ہمت افزائی کا باعث ہوں اور اس سے مایوس ہو کر ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھ رہنے والوں کے لئے حجت ثابت ہوں۔

اِنَّ اللّٰہَ زَوٰی (ای جَمَعَ وَضَمَّ) لِیَ الْاَرْضَ . فَرَاَیْتُ مَشَارِقَھَا وَمَغَارِبَھَا ، وَاِنَّ اُمَّتِیْ سَیَبْلُغُ مُلْکُھَا مَازُوِیَ لِیْ مِنْھَا

"بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو لپیٹ دیا' چنانچہ میں نے اس کے تمام مشارق و مغارب دیکھے۔ اور یقیناً میری امت کا اقتدار وہاں تک پہنچے گا جہاں تک زمین کو میرے لئے لپیٹا گیا!" (یعنی اہلِ اسلام کا اقتدار کرۂ ارض کے کونے کونے پر قائم ہو گا۔)

اس حدیث کو مندرجہ ذیل ائمۂ حدیث نے روایت کیا ہے : مسلم (۸/۱۷۱) '

ابوداؤد (حدیث نمبر ۴۲۵۲)' ابن ماجہ ' (حدیث نمبر ۲۹۵۲)' ترمذی (۲؍۲۷) اور امام ترمذیؒ نے اسے صحیح کہا ہے۔ امام احمدؒ نے اسے حضرت ثوبانؓ کی روایت (۵؍۲۷۸'۲۸۴) کے علاوہ حضرت شداد بن اوس کی روایت (۴؍۱۲۳) سے بھی نقل کیا ہے۔

اور اس سے بھی واضح تر اور زیادہ عام حدیث یہ ہے:

لَيَبْلُغَنَّ هٰذَا الْاَمْرُ مَابَلَغَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ . وَلَا يَتْرُكُ اللّٰهُ بَيْتَ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ هٰذَا الدِّيْنَ . بِعِزِّ عَزِيْزٍ اَوْ بِذُلِّ ذَلِيْلٍ . عِزًّا يُعِزُّ اللّٰهُ بِهِ الْاِسْلَامَ . وَذُلًّا يُذِلُّ بِهِ الْكُفْرَ.

"یہ دین (اسلام) لازماً وہاں تک پہنچ کر رہے گا جہاں تک دن اور رات پہنچتے ہیں۔ اور اللہ نہ تو اینٹ گارے کا بنا ہوا کوئی (کچا یا پکا) مکان رہنے دے گا اور نہ ہی اونٹ کے بالوں کا بنا ہوا خیمہ جہاں اللہ اس دین کو داخل نہ کر دے' کسی سعادت مند کو عزت دے کر یا کسی بد بخت کو ذلیل کر کے --- ایسی عزت جس کے باعث اللہ اسلام کو سربلندی عطا فرمائے گا اور ایسی ذلت جس سے کُفر کی طاقت کو کمزور کر دے گا!"

اس حدیث کو محدثین کی ایک بڑی جماعت نے روایت کیا ہے' جن کا میں نے اپنی کتاب "تحذیر الساجد" میں ذکر کیا ہے (ص ۱۲۱)۔ ابن حبان نے اسے اپنی "صحیح" میں بیان کیا ہے (۱۶۳۱'۱۶۳۲) اور ابو عروبہ نے "المنتقی من الطبقات" میں ذکر کیا ہے (۲؍۱۰؍۱)۔

{نوٹ از مترجم: اسی مضمون کی ایک حدیث امام احمدؒ بن حنبل نے اپنی "مسند" میں حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ روایت کی ہے' جسے امام خطیب تبریزیؒ نے اپنے شہرۂ آفاق مجموعۂ احادیث "مشکوٰۃ المصابیح" میں نقل کیا ہے (کتاب الایمان ' حدیث ۴۱)۔ مسند احمد کی یہ حدیث مندرجہ بالا حدیث سے بھی زیادہ واضح اور صریح ہے' خاص طور پر اس میں "بعزّ عزیز و ذلّ ذلیل" کی صراحت میں جو الفاظ وارد ہوئے ہیں ان سے اس کے مفہوم کی ٹھیک ٹھیک تعیین ہو جاتی ہے' لہٰذا ہم اس مضمون میں اس حدیث کا اضافہ کر رہے ہیں:}

عَنِ المِقداد (رضی الله عنه) اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صلی الله علیه وسلم یقولُ: "لَا يَبْقٰى عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللهُ كَلِمَةَ الْاِسْلَامِ. بِعِزِّ عَزِيْزٍ وَذُلِّ ذَلِيْلٍ. اِمَّا يُعِزُّهُمُ اللهُ فَيَجْعَلُهُمْ مِنْ اَهْلِهَا، اَوْيُذِلُّهُمْ فَيَدِيْنُوْنَ لَهَا" قلتُ: فَيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ۔

حضرت مقداد (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "رُوئے زمین پر نہ کوئی اینٹ گارے کا بنا ہوا گھر رہ جائے گا نہ اونٹ کے بالوں کا بنا ہوا خیمہ جس میں اللہ کلمۂ اسلام کو داخل نہ کردے! خواہ کسی سعادت مند کو عزت دے کر خواہ کسی بدبخت کی مغلوبیت کے ذریعے ـــــ یعنی یا تو اللہ تعالیٰ لوگوں کو عزت عطا فرمادے گا اور کلمۂ اسلام کا قائل و حامل بنادے گا یا انہیں مغلوب فرمادے گا کہ اس کے محکوم بن جائیں!" حضرت مقدادؓ فرماتے ہیں کہ اس پر میں نے اپنے دل میں کہا: "پھر تو وا قعتہً دین کُل کا کُل اللہ ہی کے لئے ہوجائے گا!"

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام کی اس قدر وسیع نشرو اشاعت کا تقاضا ہے کہ مسلمان مادی و معنوی اور جدید ٹیکنالوجی کے لحاظ سے اس قدر مضبوط ہوجائیں گے کہ وہ کُفر اور طاغوت کی طاقتوں کو آسانی سے زیر کرلیں گے۔ ذیل کی حدیث بھی ہمیں اسی کی بشارت دے رہی ہے:

عن ابی قبیل قال: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَسُئِلَ اَیُّ الْمَدِيْنَتَيْنِ تُفْتَحُ اَوَّلًا اَلْقُسْطَنْطِيْنِيَّةُ اَوْرُوْمِيَّةُ؟ فَدَعَا عَبْدُ اللهِ بِصُنْدُوقٍ لَهٗ حَلَقٌ . قال: فَاَخْرَجَ مِنْهُ كِتَابًا[1] قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُوْلِ اللهِ صلّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكْتُبُ . اِذْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَیُّ الْمَدِیْنَتَیْنِ تُفْتَحُ اَوَّلاً اَقُسْطُنْطِیْنِیَّةُ اَوْ رُومِیَّةُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَدِیْنَةُ هِرَقْلَ تُفْتَحُ اَوَّلاً یعنی قُسْطُنْطِیْنِیَّةَ۔

"حضرت ابو قبیل سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص (رضی اللہ عنہما) کے پاس بیٹھے تھے کہ ان سے کسی نے سوال کیا کہ قسطنطنیہ اور رومیہ دونوں شہروں میں سے کونسا شہر پہلے فتح ہو گا؟ حضرت عبداللہؓ نے دستوں (کڑوں) والا ایک صندوق منگوایا اور اس میں سے ایک کتاب نکالی[1] پھر حضرت عبداللہؓ فرمانے لگے: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے (آپؐ کے فرمودات) لکھ رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: دونوں شہروں میں سے کون سا شہر پہلے فتح ہو گا ___ قسطنطنیہ یا رومیہ؟ تو آپؐ نے فرمایا: ہرقل کا شہر یعنی قسطنطنیہ پہلے فتح ہو گا"

اس حدیث کو امام احمد نے (۲؍۱۷۶) 'امام دارمی نے (۱؍۱۲۶) 'ابن ابی شیبہ نے "مصنف" میں (۷؍ ۳؍۱۵۳؍۲) 'امام ابو عمرو الدانی نے "السنن الواردة فی الفتن" میں (۲؍۱۱۶) 'امام حاکم نے "المستدرک" میں (۳؍ ۴۲۲' ۴؍ ۵۰۸) 'اور امام عبدالغنی المقدسی نے "کتاب العلم" میں (۲؍۳۰؍۱) روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث سنداً حسن ہے۔ امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور امام ذہبی نے بھی ان سے اتفاق کیا ہے۔

"رومیہ" سے مراد روم ہے 'جیسا کہ "معجم البلدان" میں صراحت ہے۔ آج کل یہ اٹلی کا دارالخلافہ ہے۔ فتحِ اول (قسطنطنیہ کی فتح) سلطان محمد الفاتح العثمانی کے ہاتھوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتِ فتح کے آٹھ سو سال بعد مکمل ہوئی۔ اور فتحِ ثانی (اٹلی کی فتح) بھی' جب اللہ چاہے گا' مسلمانوں کے ہاتھوں لازماً ہو کر رہے گی۔ اور "وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهُ بَعْدَ حِیْنٍ" کے الفاظِ قرآنی کے مصداق کچھ عرصہ بعد اہلِ عالم اس کی خبر سن لیں گے۔

---

[1] حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی اس حدیث کو ابو زرعہ نے بھی "تاریخِ دمشق" میں بیان کیا ہے (۱؍۹۶) اور اس سے بعض عقلیت گزیدہ لوگوں کے گمان کے برعکس دورِ نبویؐ میں کتابتِ حدیث کا ثبوت ملتا ہے۔

اور اس امر میں بھی کوئی شک نہیں کہ فتحِ ثانی (اٹلی کی فتح) کے بعد امتِ مسلمہ کو خلافتِ راشدہ کا دَور پھر سے نصیب ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنی درج ذیل حدیث میں اسی کی بشارت دی ہے۔ آپؐ نے فرمایا:

تَكُونُ النُّبُوَّةَ فِيكُم مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ اِذَا شَاءَ اَنْ يَّرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ، فَتَكُونُ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اِذَا شَاءَ اَنْ يَّرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَاضًا فيكُونُ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اِذَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيًّا فَتَكُونَ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اِذَا شَاءَ اَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ، ثُمَّ سَكَتَ۔

"تمہارے اندر عہدِ نبوّت جب تک اللہ چاہے گا موجود رہے گا۔ پھر جب اللہ اسے ختم کرنا چاہے گا تو اس (عہدِ نبوّت) کو ختم کردے گا۔ (اس کے بعد) پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی' جو قائم رہے گی جب تک اللہ (اسے قائم رکھنا) چاہے گا' پھر جب اللہ اسے ختم کرنا چاہے گا تو اسے ختم کردے گا۔ پھر (اس کی جگہ) کاٹ کھانے والی بادشاہت قائم ہوجائے گی' جو جب تک اللہ چاہے گا برقرار رہے گی۔ پھر جب اسے بھی اللہ ختم کرنا چاہے گا تو ختم کردے گا۔ پھر جابرانہ ملوکیت کا دَور ہوگا' جو جب تک اللہ چاہے گا باقی رہے گا۔ پھر اللہ جب اسے بھی ختم کرنا چاہے گا تو ختم کردے گا۔ پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ (دوبارہ) قائم ہوجائے گی۔ پھر آپؐ خاموش ہوگئے"۔

اس حدیث کو امام احمدؒ نے مسند احمد میں (۴/۲۷۳) ذکر کیا ہے۔ بعض حضرات اس حدیث کو حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے عہد پر منطبق کرتے ہیں۔ ان کا استدلال اس حدیث سے ہے:

"سلیمان بن داؤد طیالسی نے داؤد بن ابراہیم الواسطی سے' انہوں نے حبیب بن سالم

سے، انہوں نے نعمان بن بشیرؓ سے روایت کیا ہے کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، ایک شخص بشیر جو بہت کم حدیث بیان کرتا تھا اس سے ابو ثعلبہ خشنی نے پوچھا: اے بشیر بن سعد! امراء (حکام) کے متعلق آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث یاد ہے؟ حذیفہ نے کہا: مجھے آپؐ کا ایک خطبہ یاد ہے۔ ابو ثعلبہ بیٹھ گئے۔ حذیفہ نے اسے مرفوع بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ حبیب نے کہا: جب عمر بن عبدالعزیزؒ کے عہد کا آغاز ہوا اور یزید بن نعمان بن بشیر عمر بن عبدالعزیزؒ کے ساتھیوں میں سے تھے، تو میں نے (حبیب نے) ان (یزید بن نعمان) کی طرف یہ حدیث لکھ کر روانہ کی۔ میں نے یہ بھی لکھا: مجھے امید ہے کہ اس حدیث میں کاٹ کھانے والی اور جابرانہ ملوکیت کے ادوار کے بعد جس خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ کا ذکر ہے اس سے امیرالمؤمنین عمر بن عبدالعزیزؒ کا عہد ہی مراد ہے۔ انہوں نے میرا یہ خط عمر بن عبدالعزیزؒ کی خدمت میں پیش کیا، وہ اس سے بہت خوش ہوئے"

حافظ عراقی نے اسے احمد کے واسطے سے "**محجة القرب الی محبة العرب**" میں بیان کیا ہے (۱۷/۲) اور کہا ہے: "یہ صحیح حدیث ہے اور ابراہیم بن داؤد طیالسی کو ابوداؤد طیالسی نے ثقہ قرار دیا ہے اور ابن حبان نے بھی۔ بقیہ رُواۃ بھی مسلم شریف میں قابلِ احتجاج ہیں"۔

لیکن امام بخاری نے حبیب کے متعلق کہا ہے: **فیہ نظر** (یعنی اس میں نظر ہے)۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی احادیث کے متن میں تو کوئی منکر روایت نہیں ہے، تاہم اس سے روایت کردہ احادیث کی اسانید میں اضطراب کا ثبوت ملتا ہے۔ بہرحال ابو حاتم، ابوداؤد اور ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ پس اس کی حدیث کم سے کم حَسَن ضرور ہے۔ حافظ ابن حجر کہتے ہیں: **لا بأس بہ**۔ یعنی ان سے روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

یہ حدیث مسند طیالسی میں اس طرح سے ہے (حدیث نمبر ۴۳۸): ہم سے داؤد الواسطی نے روایت کیا --- اور وہ ثقہ ہے --- اس نے کہا: میں نے یہ حبیب بن سالم سے سنی ہے۔ لیکن اس کے متن میں کچھ سقوط واقع ہوا ہے، جس کا استدراک "مسند احمد" سے ہو جاتا ہے۔ "المجمع" میں ہیثمی کہتے ہیں (۱۸۹/۵): اس حدیث کو احمد اور بزار نے بھی اس سے زیادہ مکمل صورت میں روایت کیا ہے اور طبرانی نے بھی اس کا کچھ حصہ "الاوسط" میں روایت کیا ہے[1] اس کے رُواۃ ثقہ ہیں۔

---

[1] طبرانی نے "الاوسط" میں جو حدیث روایت کی ہے وہ معاذ بن جبلؓ سے مرفوعاً روایت ہے۔

میرے نزدیک اس حدیث کو حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کے عہد پر منطبق کرنا بہت دُور کی بات ہے۔ اس لئے کہ ان کی خلافت کا زمانہ خلافتِ راشدہ کے قریب تھا اور وہ کاٹ کھانے والی اور جابرانہ بادشاہتوں کے دو ادوار کے بعد نہیں تھا۔ واللہ اعلم!

بقیہ : لغات و اعراب قرآن

کے مجموعی ترکیبی معنی (ترجمہ) پر آگے بحث "الاعراب" میں مفصل بات دوبارہ کی جائے گی۔

[قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ] امید ہے کہ آپ اب ان تینوں کلمات کے معنی سمجھ سکتے ہیں ۔ "قَالَ" (اس نے کہا، فرمایا) پر ابتدائی بحث ۲:۷:۱(۵) میں ہوئی تھی اور اسی آیت میں اوپر "قال" گزر چکا ہے (اذ قال) ۔ اِنِّیْ (بیشک میں) بھی اسی آیت کے شروع میں گزر چکا ہے (اِنِّیْ جَاعِلٌ)، ۲:۲۱:۱ (۳) میں ۔ اور "اَعْلَمُ" جو مادہ "ع ل م" سے فعل مجرد علِم یعلَمُ (جاننا) سے فعل مضارع واحد متکلم کا صیغہ ہے اس کے معنی و استعمال پر ۱:۲:۱(۴) اور ۲:۱:۱(۲) میں بات ہو چکی ہے۔ اس طرح "اَعْلَمُ" کا ترجمہ "میں جانتا ہوں" ہے جس کی بامحاورہ صورت "مجھ کو یا مجھے معلوم ہے" اختیار کی گئی ہے۔ بعض مترجمین نے اسی حصۂ آیت کے ترجمہ میں "اِنِّیْ" کے "اِنَّ" (بیشک، یقیناً) کا ترجمہ نظر انداز کر دیا ہے۔ بعض نے کیا ہے۔

[مَا لَا تَعْلَمُوْنَ] "مَا" موصولہ (بمعنی جو کچھ کہ یا صرف "جو") ہے اور "لَا تَعْلَمُوْن" مادہ "ع ل م" کے فعل مجرد علِم یعلَم (جاننا) سے مضارع منفی (بِلَا) کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے۔ اس فعل کی ابتدائی بحث کے حوالے اوپر (اَعْلَمُ کے ضمن میں) مذکور ہوئے ہیں۔ "ما لا تعلمونْ" کا لفظی ترجمہ تو بنتا ہے "جو کچھ کہ تم نہیں جانتے ہو" اسی کو بامحاورہ بناتے ہوئے "جو تم نہیں جانتے" اور "جس کو تم نہیں جانتے" کر لیا گیا ہے۔

(جاری ہے)